© rasailojaraid.com



# ادبیات

غم کا دریا جو کبھی دیدۂ تر سے گزرا — موج در موج محبت کی نظر سے گزرا
جو الگ کشمکشِ شام و سحر سے گزرا — وہ زمانہ بھی کبھی میری نظر سے گزرا
جو کوئی ہو کے تری راہ گزر سے گزرا — مسکراتا ہی رہا پھر وہ جدھر سے گزرا
کون تھا؟ اس کا تو کچھ ہوش نہیں اے ہمدم — یہ خبر تو ہے کوئی ہو کے اِدھر سے گزرا
موسمِ گل کی نشانی ہے وہی گلشن میں — جو نشیمن نگہِ برق و شرر سے گزرا
کہیں جلتے ہوئے دل تھے، کہیں خاموش چراغ — اُن کی محفل میں یہ منظر بھی نظر سے گزرا
عقل والوں کی نظر میں وہ فضا کیا آتی — خاک اُڑاتا ہوا دیوانہ جدھر سے گزرا
آج میں اُس کے تصور سے بھی کانپ اُٹھتا ہوں — کل جو طوفانِ حوادث مرے سر سے گزرا
کشتگانِ شبِ فرقت کو خبر کیا اس کی — کس کا جلوہ تھا؟ جو دامانِ سحر سے گزرا
اپنے بیگانے پریشاں ہیں، انھیں نیند نہیں — جب یہ نالوں کا اثر ہے، میں اثر سے گزرا
آپ کے نقشِ قدم مل گئے جن راہوں میں — کارواں اہلِ محبت کا اُدھر سے گزرا
صبح کے بعد بھی احساس رہا اس کا، نظیر — شبِ ہجراں جو سماں میری نظر سے گزرا

## غزل

جنابِ رضی الدین احمد
یاد بچھراونی

دُور رہ کر بھی تم سے دُور نہیں — عشق سب کچھ ہے ـ
بزمِ عالم کی ہر تجلی میں — تیری قدرت کا کب
چشمِ بینا تو پہلے کر پیدا — پھر یہ کہنا کہ کو
موت کا راز وہ نہ سمجھے گا — زندگی کا جسے
ان سے ملنے کی جستجو پیہم — عشقِ جاناں میں ا
ہم نے مانا کہ تم سبھی کچھ ہو
پھر بھی زیبا تمھیں غرور نہیں



© rasailojaraid.com